

حمد و شنا

Praise and Worship

”عورت نے اس سے کہا اے خداوند مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تو نبی ہے۔ ہمارے باپ دادا نے اس پہاڑ پر پرستش کی اور تم کہتے ہو کہ وہ جگہ جہاں پرستش کرنا چاہیے یہ علمیں میں ہے۔ یوسع نے اس سے کہا اے عورت! میری بات کا تعلیم کر کر وہ وقت آتا ہے کہ تم نہ تو اس پہاڑ پر باپ کی پرستش کرو گے اور نہ یہ علمیں میں۔ تم جسے نہیں جانتے اس کی پرستش کرتے ہو۔ ہم جسے جانتے ہیں اس کی پرستش کرتے ہیں کیونکہ نجات یہودیوں میں سے ہے۔ مگر وہ وقت آتا ہے بلکہ اب ہی ہے کہ سچے پرستار باپ کی پرستش روح اور سچائی سے کریں گے کیونکہ باپ اپنے لیے ایسے ہی پرستار ڈھونڈتا ہے۔ خداروح ہے اور ضرور ہے کہ اس کے پرستار روح اور سچائی سے پرستش کریں۔“ (یوحنہ: ۱۹-۲۲)

یوسع کی زبان مبارک سے کہئے ہوئے یہ الفاظ پرستش کے بنیادی عصر کو سمجھنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ اس نے سچے پرستار کے بارے کہا ہے اور ان کی خصوصیات کے بارے بتایا ہے اس سے یہ عنده یہ ملتا ہے کہ لوگ پرستاروں ہیں لیکن سچے پرستار نہیں ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ خدا کی پرستش کر رہے ہیں لیکن وہ خدا کے تقاضے کو پورا نہیں کرتے۔ یوسع نے سچے پرستار کی خوبیاں بیان کی ہیں، وہ ”روح اور سچائی“ سے پرستش کرتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ جو ہٹے پرستار وہ ہیں جو ”جسم اور ناخصلی“ سے پرستش کرتے ہیں۔ جسمانی یا جھوٹے پرستار پرستش میں جھومتے ضرور ہیں لیکن وہ دکھاوا ہوتا ہے، ان کے دل خدا کی محبت سے خالی ہوتے ہیں۔

”سچی پرستش اس دل سے آتی ہے جس میں خدا کے لیے محبت ہو۔“ یہ میں اس وقت نہیں ہوتی جب گرج میں لوگ اکٹھے ہوتے ہیں بلکہ یہ ہر وقت ہماری زندگی میں جاری رہتی ہے کیونکہ ہم سچ کے احکامات کی تابعداری کرتے ہیں۔ تجھ ہے کہ یوسع جس عورت سے مخاطب تھا وہ پانچ دفعہ بیانی جا چکی تھی اور ابھی کسی اور مرد کے ساتھ رہ رہی ہے اور وہ یوسع کے ساتھ پرستش کرنے کی جگہ کے بارے بحث کر رہی ہے۔ وہ ان مذہبی لوگوں کی نمائندگی کر رہی ہے جو کہ پرستش توہر روز کرتے ہیں لیکن عملًا وہ خدا سے باغی زندگی برکرتے ہیں۔ وہ سچے پرستار نہیں ہیں۔

ایک دفعہ یوسع نے فقہی اور فریضیوں کو جھوٹی پرستش کرنے پر جھڑ کا تھا۔ ”اے ریا کارو بیسیاہ نے تمہارے حق میں کیا خوب نبوت کی کہ۔ یہ امت زبان سے تو میری عزت کرتی ہے مگر ان کا دل مجھ سے دور ہے۔ اور یہ بے فائدہ میری پرستش کرتے ہیں۔ کیونکہ انسانی احکام کی تعلیم دیتے ہیں۔“ (متی: ۱۵: ۷-۹)

یوسع کے ذنوں میں یہودی اور سامری اس بات پر بہت زور دیتے تھے کہ خدا کی پرستش کرنی چاہیے۔ یوسع نے کہا کہ جگہ اتنی اہمیت نہیں رکھتی۔ لیکن اس کے برعکس دل کی حالت اور خدا کے ساتھ اس کا رویہ زیادہ اہمیت کا حامل ہے اور یہی اس کی پرستش

کے معیار کا تعین کرتا ہے۔

آج ہماری کلیسیاء میں جو پرستش ہوتی ہے، جس میں ہم دکھاوے کے لیے اپنے بندوں کو بھلاتے ہیں۔ لوگ بے توہینگی سے دوسرا کے لفظوں کو رہتے ہیں اور اس طرح سے ان کی پرستش بے معنی ہے۔ کیونکہ ان کا طرز زندگی ان کے دلوں کی حقیقت سے مختلف ہے۔

خدا اتوار کو ہزاروں پرستاروں کے گیت ”تیرے کام کتنے عجیب ہیں“ کے بجائے اپنے تابع دار پرستار سے صرف یہ سننا پسند کرتا ہے کہ اے خدا میں تجوہ سے محبت رکھتا ہوں۔

روح میں پرستش

Worshipping in Spirit

بعض لوگ کہتے ہیں کہ روح میں پرستش سے مراد غیر زبانوں میں دعا کرنا اور گیت گانا ہے۔ لیکن وہ یہ نوع کی وضاحت کی روشنی میں غلط ترجمہ کرتے ہیں۔ یہ نوع نے کہا کہ وہ وقت آتا ہے بلکہ اب ہی ہے کہچے پرستار باپ کی پرستش روح اور سچائی سے کریں گے۔ یہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اس وقت بھی کچھ لوگ تھے جو کہ پرستش کے تقاضوں کو پورا کر رہے تھے۔ بلاشبہ پنکست کے دن سے پہلے کسی نے غیر زبان میں دعا نہیں کی تھی۔

اس لیے کوئی بھی ایماندار جو کہ غیر زبان میں دعا کرتا ہے یا انہیں کرتا وہ خدا کی پرستش روح اور سچائی سے کر سکتا ہے۔ غیر زبان میں دعا اور گیت اس کی پرستش میں معاون ہو سکتے ہیں۔ لیکن غیر زبان میں دعا بھی رسی ہو سکتی ہے۔

ہمیں (اعمال: ۱۳: ۲) سے مزید بصیرت حاصل ہوتی ہے۔ ”انطا کیہے میں اس کلیسیاء سے متعلق جو وہاں تھی کئی نبی اور معلم تھے یعنی بنی آسر شمعون جو کالا کھلاتا ہے اور لوکیں کریمی اور منا یہم جو چوتھائی ملک کے حاکم ہیں وہ دیس کے ساتھ پلا تھا اور ساؤل“۔

غور کریں کہ حوالہ بیان کرتا ہے کہ وہ خداوند کی خدمت کرتے تھے۔ یہ ان کی پرستش کو سمجھنے میں ہماری معاونت کرتا ہے کہ وہ کیسے اس کی پرستش کرتے تھے۔ اور ہم سیکھتے ہیں کہ سچا پرستار خداوند کا خادم ہے۔ یہ اس وقت حقیقت ہو گا جب خداوند ہماری محبت کا مرکز ہو گا۔

پرستش کے طریقے Ways to worship

زبور کی کتاب جو کہ اسرائیل کی ”حمد“ کی کتاب ہے۔ یہیں بتاتی ہے کہ کس طرح ہم مختلف طریقوں سے اس کی پرستش کر سکتے ہیں۔ مثلاً زبور ۳۲ میں ہم پڑھتے ہیں ”اے راست دلو! خوشی سے لکارو“ (زبور: ۳۲: ۱۱)۔ پیشک ہم خاموش ہوں لیکن جب خدا کی حضوری ہو تو پھر خوشی سے لکاریں۔ ”اے صادقاً خداوند میں شادمان رہو۔ حمد کرنا راست بازوں کو زیبا ہے ستار کے

ساتھ خداوند کا شکر کرو۔ وہ تاریکی بربط کے ساتھ اُس کی ستائش کرو۔ اُس کے لیے نیا گیت گاؤ۔ بلند آواز کے ساتھ اچھی طرح بجاو۔” (زبور ۳۳:۲-۳)۔

بے شک ہمیں خدا کی پرستش میں حمد و شنا کرنی چاہیے لیکن ہماری حمد و شنا شادمانی سے بھر پور ہوئی چاہیے، جو کہ کسی کے دل کی حالت کو ظاہر کرنے کی علامت ہوتی ہے۔ ہم اپنی شادمانی سے بھر پور حمد و شنا کو بہت سے سازوں کے ساتھ بھی کر سکتے ہیں۔ پھر بھی میں ضرور اس بات کا تذکرہ کروں گا کہ بہت سے گرجا گھروں کی جماعتوں میں الیکٹریکل میوزک (بجلی سے چلنے والے ساز) کے ساز و سامان کی وجہ سے جو کہ بہت اوپنی آواز میں ہوتے ہیں حمد و شنا کی آواز بکل طور پر دب جاتی ہے اُن کو یا تو موسیقی کو بند کر دینا چاہیے یا پھر آہستہ کرنا چاہیے زبور نویں کو کبھی اس بکل کا سامنا نہیں تھا۔

”اسی طرح میں عمر بھر تجھے مبارک کہوں گا۔ اور تیری نام لے کر اپنے ہاتھ اٹھایا کروں گا۔ اطاعت اور تعظیم کے نشان کے طور پر، ہم اپنے ہاتھ خداوند کی طرف اٹھاتے ہیں۔ اے ساری زمین خدا کے حضور خوشی کا نعرہ مار۔ اُس کے نام کے جلال کا گیت گاؤ۔ ستائش کرتے ہوئے اُس کی تمجید کرو۔ خدا سے کہو تیرے کام کیا ہی مہیب ہیں۔ تیری بڑی قدرت کے باعث تیرے دشمن عاجزی کریں گے۔ ساری زمین تجھے سجدہ کریں گے اور تیرے حضور گائیں گے۔ وہ تیرے نام کے گیت گائیں گے۔“ (زبور ۲۶:۱-۲)

ہمیں خدا کو بتانا چاہیے کہ وہ کتابہ جلال ہے اور اُس کی عجیب صفات کی تعریف کرنی چاہیے۔ زبور ہی ایک ایسی جگہ ہیں جن میں بہت اعلیٰ الفاظ سے خدا کی تعریف ملتی ہے۔ دوسری طرف ہمیں متواتر دہرانے کی ضرورت ہے کہ ”خداء میں تیری تعریف کرتا ہوں“، اس کے علاوہ اور بہت کچھ اُس کو کہنے کو ہے۔ ”آؤ ہم گھلیں اور سجدہ کریں! اور اپنے خالق خداوند کے حضور گھٹنے میں گھٹنے۔“ (زبور ۹۵:۶)

یہاں تک کہ ہم اپنے ڈھنگ سے اُس کی پرستش کا اظہار کر سکتے ہیں خواہ کھڑے ہوں، گھنون کے بل ہوں یا سجدہ سے۔ مقدس لوگ جلال پر فخر کریں۔ وہ اپنے بستر و پرخوشی سے نغمہ سرائی کریں (زبور ۴۹:۵)۔ لیکن ہمیں کھڑے یا گھنون کے بل نہیں ہونا۔ ہم اپنے بستر و پر لیٹ کر بھی پرستش کر سکتے ہیں۔ ”شکر گزاری کرتے ہوئے اُس کے چالکوں میں اور حمد کرتے ہوئے اُس کی بارگاہوں میں داخل ہو۔ اُس کا شکر کرو اور اُس کے نام کو مبارک کرو۔“ (زبور ۱۰۰:۳)

یقیناً شکر گزاری ہماری پرستش کا حصہ ہوئی چاہیے۔ ”وہ ناپتھتے ہوئے اُس کے نام کی ستائش کریں۔ وہ دف اور ستار پر اُس کی مدح سرائی کریں“ (زبور ۴۹:۳)۔ یہاں تک کہ ہم خدا کی تعریف ناج کر بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ ناج جسمانی شہوت یا خالص دلچسپ نہیں ہونا چاہیے۔

”زرنگے کی آواز کے ساتھ اُس کی حمد کرو۔ بربط اور ستار پر اُس کی حمد کرو۔ دف، مجاتے اور ناپتھتے ہوئے اُس کی حمد کرو۔ تاردار سازوں اور بانی کے ساتھ اُس کی حمد کرو۔ بلند آواز جہان بھج کے ساتھ اُس کی حمد کرو۔ زور سے جھنجھناتی جہان بھج کے ساتھ اُس کی حمد کرو۔ ہر تنفس خداوند کی حمد کرے۔ خداوند کی حمد کرو۔“ (زبور ۱۵۰:۳-۶)

خدا کا شکر ہے اُن لوگوں کے لیے جن کو موسیقی کی نعمت ملی ہے۔ اُن کے یہ ساز خدا کے جلال کے لیے استعمال ہو سکتے ہیں اگر وہ اُن کو دل سے خدا کے لیے بجاں گیں۔

روحانی گیت

Spiritual Songs

”خداوند کے حضور نیا گیت گاؤ۔ کیونکہ اس نے عجیب کام کیے ہیں۔ اُس کے دنبے ساتھ اور اُس کے مقدس پازوؤں نے اُس کے لیے فتح حاصل کی ہے۔“ (زبور ۱:۹۸)

اس میں کوئی برائی نہیں کہ پرانے گیت کو گائے جائیں، جب تک یہ رسمی ہو۔ تب ہمیں نئے گیت کی جو کہ ہمارے دلوں سے آئے ضرورت ہوگی۔ نئے عہد نامہ میں ہم سیکھتے ہیں کہ روح القدس نئے گیت بنانے میں ہماری مدد کرتا ہے۔ ”معجزہ کے کلام کو اپنے دلوں میں کثرت سے لے سے دو اور کمال داتائی سے آپس میں تعلیم اور نصیحت کرو اور اپنے دلوں میں فضل کے ساتھ خدا کے لیے مرامیر اور گیت اور روحانی غزلیں گاؤ۔“ (کلیسوں ۱۶:۳)

”اور شراب میں متوا لے نہ بنو کیونکہ اس سے بد چلنی واقع ہوتی ہے بلکہ روح سے معمور ہوتے جاؤ۔ اور آپس میں مرامیر اور گیت اور روحانی غزلیں گایا کرو۔ اور سب بالتوں میں ہمارے خداوند یہ نوعِ معجزہ کے نام سے ہمیشہ خدا باپ کا شکر کرتے رہو۔“ (کلیسوں ۵:۱۸-۲۰)

پلوں لکھتا ہے کہ ”آپس میں مرامیر اور گیت اور روحانی غزلیں گایا کرو۔“ پھر یہ تینوں آپس میں ضرور مختلف ہیں۔ اصل یونانی الفاظ کا مطابع تھوڑی مدد کرتا ہے، لیکن شاید ”زبور کا مطلب ہے کہ باہم میں زبور جو بہت سے سازوں کے ساتھ گایا جائے“ ”گیت“ دوسری طرف، میرے خیال سے شکرگزاری کے عام گیت ہیں جن کو مختلف ایماندار کلیسیاوں نے بنایا ہے۔

”روحانی غزلیں“ غالباً از خود روح القدس کے ویلے سے آئیں اور اسی طرح سادہ نبوت کا تخفہ، سوائے اس کے کہ بولنے کے عمل کو گایا جاتا۔

حمد و شناور پر پستش ہماری روزمرہ زندگی کا حصہ ہیں نہ صرف وہ پرستش جو ہم کلیسیائی طور پر پاکٹھے ہو کر کرتے ہیں بلکہ دن کے ہر حصہ میں ہم خدا کی خدمت کر سکتے ہیں اور اُس کے ساتھ اُس کی قربت کا تجربہ حاصل کرتے ہیں۔

پرستش.....عملًا ایمان

Praise--- Faith in Action

پرستش اور حمد و شناخت اپر ہمارے ایمان کے انہیں کا معمول ہے۔ اگر ہم خدا کے کلام کے وعدوں پر یقین رکھتے ہیں، تب ہم شادمان ہو گئے، خدا کی تعریف سے بھرے ہوئے ہو گئے۔ یشور اور اسرائیل کے لوگوں نے پہلے نصرہ لگای پھر دیواریں گر کیں۔ کلام مقدس ہمیں ملامت کرتا ہے ”خداوند میں ہر وقت خوش رہو۔ پھر کہتا ہوں کہ خوش رہو۔“ (فلیپیوں ۳:۲)

”ہر ایک بات میں شکرگزاری کرو کیونکہ مجھ یہ نوع میں تمہاری بابت خدا کی بیبی مرضی ہے۔“ (اٹھسلنیکیوں ۵:۱۸) حمد و شناور کی طاقت کی ایک اعلیٰ مثال ۲۔ تو اتنے ۲۰ باب میں ملتی ہے۔ جب یہوداہ کی قوم پر موآب اور عمون کی فوج نے چڑھائی کی تھی۔

یہو سقط بادشاہ کی دعا کے جواب میں خدا نے اسرائیل کی راہنمائی کی؟ اور وہ کہنے لگا۔ تمام یہوداہ اور یروشلم کے باشندو! اور اے بادشاہ یہو سقط تم سب سنو۔ خداوند تم کو یوں فرماتا ہے کہ تم اس بڑے ابنوہ کی وجہ سے نہ توڑ رہا اور نہ گھبراؤ کیونکہ یہ جنگ تمہاری نہیں بلکہ خدا کی ہے۔ تم کل ان کا سامنا کرنے کو جانا۔ دیکھو وہ صحیح کی چیز ہائی سے آرہے ہیں اور دشت یوں تسلیم کے سامنے وادی کے سرے پر تم کو ملیں گے۔ تم کو اس جگہ میں لٹڑنا نہیں پڑے گا۔ اے یہوداہ اور یروشلم! تم قفاراً باندھ کر چچپ چاپ کھڑے رہنا اور خداوند کی نجات جو تمہارے ساتھ ہے دیکھنا۔ خوف نہ کرو اور ہر اسال نہ ہو۔ کل ان کے مقابلہ کو نکلا کیونکہ خداوند تمہارے ساتھ ہے۔ (۲-تواریخ ۱۵:۲۰-۱۷:۱)

بیان جاری ہے

The narrative Continues

”اور وہ صبح سویرے اٹھ کر دشتِ تقویع میں نکل گئے اور ان کے چلتے وقت یہو سقط نے کھڑے ہو کر کہا اے یہوداہ اور یروشلم کے باشندو! میری سنو۔ خداوند اپنے خدا پر ایمان رکھو تو تم قائم کیے جاؤ گے۔ اس کے نبیوں کا یقین کرو تم کا میاہ ہو گے۔ اور جب اس نے قوم سے مشورہ کر لیا تو ان لوگوں کو مفتر کیا جو شکر کے آگے آگے چلتے ہوئے خداوند کے لیے گائیں اور حسن تقدس کے ساتھ اس کی حمد کریں اور کہیں کہ خداوند کی شکر گزاری کرو کیونکہ اس کی رحمت ابد تک ہے۔ جب وہ گانے اور حمد کرنے لگے تو خداوند نے نبی عموں اور موالب اور کوہ شعیر کے باشندوں پر جو یہوداہ پر چڑھے آرہے تھے کہیں والوں نے بھا دیا۔ سو وہ مارے گئے۔ کیونکہ نبی عموں اور موالب کوہ شعیر کے باشندوں کے مقابلہ میں کھڑے ہو گئے کہ ان کو بالکل تباخ اور ہلاک کریں اور جب وہ شعیر کے باشندوں کا خاتمه کر چکے تو آپس میں ایک دوسرے کو ہلاک کرنے لگے۔ اور جب یہوداہ نے دید بانوں کے بُرخ پر جو بیابان میں تھا پہنچ کر اس انبوہ پر نظر کی تو دیکھا کہ ان کی لاشیں زمین پر پڑی ہیں اور کوئی نہ بچا۔ جب یہو سقط اور اس کے لوگ ان کا مال لوٹنے آئے تو ان کو اس کثرت سے دولت اور لاشیں اور قیمتی جواہر جکو انہوں نے اپنے لیے اُتار لیا ملے کہ وہ ان کو لے جا بھی نہ سکے اور مال غنیمت اتنا تھا کہ وہ تین دن تک اس کے بٹورنے میں لگے رہے۔“ (۲-تواریخ ۲۰:۲۰-۲۵)

حمد و شنا سے بھرا ایمان سچا ہوتا ہے اور رسالتا ہے، حمد و شنا کی قوت کے عنوان پر مزید مطالعہ کے لیے دیکھیں۔ فلپیوں ۶:۲-۷ (حمد و شنا اطمینان لاتا ہے)، تواریخ ۲:۲-۱۳:۵-۶۔ (حمد و شنا خدا کی حضوری لاتی ہے)، اعمال ۱:۱۳-۲ (حمد و شنا خدا کے مقاصد اور ارادوں کو روشنی دیتی ہے)۔ اور اعمال ۱۶:۲۲-۲۲:۱۶ (حمد و شنا خدا کے حفاظت کے عمل لاتی ہے اور قیدیوں کو رہائی دیتی ہے)۔